بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴۲۵

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۳ امان ۱۳۴۵ ہش ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۳ مارچ ۱۹۶۶ء	نمبر ۵۲

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک یوم ربوہ سے باہر قیام فرمانے کے بعد کل پونے آٹھ بجے شب بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۰— محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے متعلق لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ ابھی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں اور اپنڈے سائٹس کے اپریشن کے بعد ابھی کچھ بخار کی شکایت چل رہی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

۰— ربوہ ۲ مارچ۔ مکرم ملک عبد الرب صاحب کے والد مکرم ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ میں تاحال بیمار ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ تاہم کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت دعائے صحت فرمائیں۔

کل پاکستان بین الکلیاتی مباحثات

تعلیم الاسلام کالج سٹوڈنٹس یونین کے زیرِ اہتمام بارھویں کل پاکستان بین الکلیاتی انگریزی اور اردو مباحثات ۵ اور ۶ مارچ کو کالج ہال میں منعقد ہوں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

۵ مارچ ۷ بجے شام۔ عنوان
"Kashmir is a military problem"

۶ مارچ ½ ۷ بجے شام۔ عنوان
"معاہدات مسائل کو سلجھاتے نہیں الجھاتے ہیں"

داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا جو یونین کے دفتر سے ہفتہ کے روز مل سکے گا۔

(سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین)

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج کی کانووکیشن بروز اتوار ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء صبح پونے دس بجے ہونا قرار پائی ہے۔ کالج کے تمام طلباء جنہوں نے ۱۹۶۵ء میں بی۔اے۔ بی۔ ایس سی امتحان پاس کیا ہے شمولیت کے لئے بروقت ربوہ میں حاضر ہو جائیں۔ ریہرسل ۱۲ مارچ کو ۴ بجے شام کالج ہال میں منعقد ہوگی۔ گاؤن اور ہڈ یونیورسٹی ٹیلرز سے حسب سابق مل سکیں گے۔

(ڈاکٹر قاضی ایم۔ اسلم (ایم اے کینٹب)
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں سے پاک ہونے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فضل درکار ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کیلئے حقیقی مجاہدہ ضروری ہے

"گناہوں سے پاک ہونے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فضل درکار ہے۔ جب اللہ تعالیٰ انسان کے رجوع اور توبہ کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں غیب سے ایک نفرت پڑ جاتی ہے اور وہ گناہ سے نفرت کرنے لگتا ہے اور اس حالت کے پیدا ہونے کے لئے حقیقی مجاہدہ کی ضرورت ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ جو مانگتا ہے اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ دنیا میں دیکھو کہ بعض خرگدا ہوتے ہیں کہ وہ ہر روز شور ڈالتے رہتے ہیں۔ ان کو آخر کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو قادر اور کریم ہے جب یہ اڑ کر دعا کرتا ہے تو پا لیتا ہے۔ کیا خدا انسان جیسا بھی نہیں۔ یہ قاعدہ یاد رکھو کہ جب دعا سے باز نہیں آتا اور اس میں لگا رہتا ہے تو آخر دعا قبول ہو جاتی ہے۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں۔ اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی۔ کیونکہ گناہ کے دور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو۔ اس لئے پہلے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے دعائیں کرے اور وہ سب سے بڑھ کر دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہے۔ جب یہ دعا کرتا رہے گا تو وہ منعم علیہم کی جماعت میں داخل ہوگا۔ جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے دریا میں غرق کر دیا ہے۔ ان لوگوں کے زمرہ میں جو منقطعین ہیں داخل ہو کر یہ وہ انعامات حاصل کرے گا، جیسے عادت اللہ ہمیشہ سے جاری ہے اور کبھی کسی نے نہیں سنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک راستباز متقی کو رزق کی مار دے بلکہ وہ تو سات پشت تک بھی رحم کرتا ہے۔ قرآن شریف میں خضر و موسیٰ کا قصہ درج ہے کہ انہوں نے ایک خزانہ نکالا اس کی بابت کہا اَبُوْھُمَا صَالِحًا۔ اس آیت میں ان کے والدین کا ذکر تو ہے لیکن یہ ذکر نہیں کہ وہ لڑکے خود کیسے تھے۔ باپ کے طفیل سے اس خزانہ کو محفوظ رکھا تھا اور اس لئے ان پر رحم کیا گیا۔ لڑکوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ ستاری سے کام لیا۔

توریت اور ساری آسمانی کتابوں سے پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ متقی کو ضائع نہیں کرتا۔ اس لئے پہلے ایسی دعائیں کرنی چاہئیں جن سے نفس امارہ نفس مطمئنہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ راضی ہو جاوے پس اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعائیں مانگو کیونکہ اس کے قبول ہونے پر جو نشانہ لگتا ہے خدا تعالیٰ خود دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸۵ تا ۳۸۸)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۷ء

اللّٰہ لایحب الفساد

ہمیں ایک دوست (غیر از جماعت) کا خط ملا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:

"مکرمی ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جناب! میں روزانہ الفضل پڑھتا ہوں ماشاء اللہ بہت اچھا پرچہ ہے۔ اور میرے خیال میں پاکستان کے تمام اخباروں میں واحد پرچہ ہے جو کہ سیاست وغیرہ سے پاک ہے لیکن جناب آپ کبھی کبھی اداریہ میں سیاست لاتے ہیں اور بہت ہی عجیب قسم کی طرفداری سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً حال میں ہی آپ نے ایک اداریہ لکھا کہ ہمارے مشرقی ممالک میں جمہوریت تو ہے مگر مغربی ممالک کی طرح تمام پارٹیاں آئین کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کرتیں۔ اور خصوصاً آپ کا اشارہ حال ہی میں ہونے والے ہنگاموں کی طرف تھا۔ جس میں آپ نے طلباء کو اور opposition کو مطعون کیا تھا اور کہا تھا کہ جو کچھ ہو رہا ہے غیر آئینی ہو رہا ہے۔

جناب! اگر ایک طرف سے آئین کی پابندی ہو تبھی دوسری طرف سے آئین کی پابندی کی جا سکتی ہے۔ گزشتہ انتخابات میں جو دھاندلیاں کھیلی گئی ہیں۔ کیا وہ آئینی تھیں۔"

خط لکھنے والے دوست نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اس خط میں ان صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ہم سیاست میں دخل نہیں دیتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم سیاست میں دخل نہیں دیتے تاہم جہاں اسلامی اخلاق کی وضاحت کا تعلق ہوگا۔ بگاہ ضمناً سیاست کا ذکر آ جاتا ہے اس سے ہماری غرض سیاست میں دخل اندازی نہیں ہوتی بلکہ صرف اپنے ہم وطنوں اور مسلمانوں کو اسلامی اخلاق ملحوظ رکھنے کی طرف توجہ دلانی ہوتی ہے۔ اسلامی اخلاق کے پیش نظر ہم بدامنی کے سخت مخالف ہیں کیونکہ قرآن کریم نے فتنہ طرازی کو قتل سے بھی شدید جرم قرار دیا ہے اور ظاہر ہے کہ جس ملک میں امن قائم نہ ہو وہ کوئی ترقی بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے جب حکومت سے اختلاف ہو جائے۔ تو چاہیئے کہ احتجاج کے لئے آئینی طریقے ہی استعمال کئے جائیں

جہاں تک آئینی انتخابات کا تعلق ہے ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نہ صرف ہمارے ملک میں بلکہ اکثر مہذب کہلانے والے ممالک میں بھی بہت سے ناجائز طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیں ان ملکوں کا تتبع کرنا چاہیئے۔ ہم اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ دنیا میں اسلام کا نمونہ پیش کریں۔

جہاں تک طلباء اور سیاست کا تعلق ہے۔ ہماری رائے میں طلباء کو سیاست کی تعلیم و تربیت ضرور ہونی چاہیئے۔ مگر ملکی سیاست میں انہیں عملی طور پر حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ افسوس ہے کہ بعض لیڈر خواہ وہ حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہوں یا حکومت سے طلباء سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حکومت اگر بدیسی ہو تو شاید اس میں مضائقہ نہ ہو۔ لیکن اپنی حکومت ہو تو طلباء کو عملی سرگرمیوں سے الگ رکھنا ہی مناسب ہے۔ فتنہ و فساد بہرحال اسلام میں قابل مذمت ہے لیکن طلباء میں اس کی آبیاری خاص کر سخت ذاتی اور ملکی نقصان کا باعث بنتی ہے۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ جو دو مسلمان آپس میں لڑنے کے لئے نکلیں تو اگر ایک دوسرے کو قتل کر دے۔ تو قاتل اور مقتول دونوں ہی لائق مذمت ہیں صحابہ کرام نے پوچھا کہ قاتل تو ہوا مگر مقتول کیوں؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مقتول بھی تو اپنے مسلمان بھائی کے خلاف لڑنے کے لئے ہی نکلا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اصل جرم فساد کے لئے نکلنا ہے۔ کون قتل ہوا اور کس نے قتل کیا یہ تو محض ایک حادثہ ہے۔ الغرض بات وہیں آ جاتی ہے۔ اسلام میں فتنہ و فساد قتل سے بھی شدید جرم ہے۔ اس لئے اسلام نے تمام ان باتوں کو ناجائز قرار دیا ہے جو فتنہ و فساد کی مبادیات بن سکتی ہیں۔ اسلامی کوڈ میں صرف جرائم کی سزا ہی مقرر نہیں بلکہ ان کے مبادیات کے رفع کرنے کے اصولوں پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ مثلاً اسلام میں زنا کی سزا کوڑے مقرر کی گئی ہے۔ تاہم اسلام نے ایسے اصول بھی دیئے ہیں۔ جن کو نگاہ میں رکھنے سے انسان اس سے بچ سکتا ہے۔ وہ اس لحاظ سے پردہ کا حکم دیتا ہے اور نگاہ نیچی رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسی طرح وہ فتنہ و فساد کو روکنے کے لئے ہڑتالوں اور جلوسوں کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ بسا اوقات ایسی سرگرمیاں آخر کار فتنہ و فساد پر منتج ہوتی ہیں چنانچہ دیکھا جا سکتا ہے کہ ہر بار جب کبھی احتجاج کا یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ ذمہ داران نظم و ضبط کو سختی سے کام لینے کی ضرورت پڑ جاتی رہی ہے۔ اور بسا اوقات ضیاع جان و مال تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ خصوصاً طلباء کو ایسے مظاہروں میں قطعاً حصہ نہیں لینا چاہیئے کیونکہ عمر کے لحاظ سے وہ ایسے مقام پر ہوتے ہیں کہ جائز حدود سے باہر نکل جانے کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جب ایسے مظاہرے قابو سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور ملک کو فتنہ و فساد کی آگ میں جھونک دینے کے آثار معلوم ہوتے ہیں تو مجبوراً سختی کرنی پڑتی ہے تاہم ہم یہ نہیں کہتے کہ ذمہ داران نظم و نسق ہمیشہ حق پر ہوتے ہیں۔ وہ بھی کبھی غلطی سے اور کبھی محض رعب بٹھانے کے لئے حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ لیکن یہ ایسا نازک معاملہ ہے کہ صحیح صورت حال کو معلوم کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسلام ایسی سرگرمیوں سے منع کرتا ہے۔ جن سے خواہ مخواہ جذبات بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور دونوں طرف سے زیادتی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

ایسے حالات میں اکثر اوقات جوشیلی تقریریں اور مظاہرے سخت ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔ مقررین تو آگ لگا کر الگ ہو جاتے ہیں مگر سزا دوسروں کو بھگتنی پڑتی ہے۔ اس لئے ایسے حالات میں بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے چاہئیں۔ جن سے لیڈر اور حکومت دونوں بدنام ہوتے ہیں اور خمیازہ تمام ملک کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اور اسلام الگ بدنام ہوتا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ارکان دونوں ہی حب وطن کے جذبات رکھتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ حب وطن کو باہم دشمنی میں تبدیل نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ حب وطن سے کوئی اقدام کیا جائے۔ تو اس کا نتیجہ یقیناً صحیح نکلتا ہے۔ کسی طرف سے دھاندلی کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ ہمیں اقدام کے وقت صرف اسلامی اصولوں کو نگاہ رکھنا چاہیئے۔ اور فرمودۂ خدا و رسولؐ کی پاسداری کرنی چاہیئے۔ پھر انشاء اللہ فتنہ و فساد کی گنجائش بہت کم رہ جاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وامرھم شوریٰ بینھم یعنی مسلمان ایک دوسرے سے مشورہ سے کام کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر حکومت کسی کے مشورہ کو صحیح نہ سمجھے۔ تو ایجی ٹیشن شروع کر دینی چاہیئے۔ مشورہ دینے والے کا کام صرف اتنا ہے کہ اپنا مشورہ دے دے اور بس۔ یہ نہیں کہ اپنی رائے بالجبر منوانے کے لئے ایسے ذرائع اختیار کرے۔ جن سے اسلام روکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں حکومت اس کا توڑ ضرور کرے گی۔ کشمکش ہوگی اور فتنہ و فساد کا باب کھل جائے گا۔ اسی لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب دو مسلمان باہم لڑنے کے لئے نکلیں۔ تو قاتل اور مقتول دونوں ہی لائق مذمت ہیں۔

خدا کے فضل سے ربوہ میں بھی تعلیم گاہیں ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی ایک دن کے لئے بھی بند نہیں ہوئیں۔ کیا یہ بہتر تعلیم و تربیت کا اثر نہیں ہے؟ اب یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے کہ ان دونوں میں سے ملک و قوم کی بھلائی کے لئے کونسی صورت بہتر ہے آیا جو کچھ دوسرے شہروں میں ہوتا یا جو کچھ ربوہ میں ہوا ہے

ہمیں ان کی خطا لگتی ہے یا میری خطا لگتی
مسلماں ذرا انصاف سے کہنا بُرا لگتی

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپیہ کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

—۵—

سیرالیون کی احمدی جماعتوں کی کامیاب سالانہ کانفرنس

۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت کی شرکت ۔ غیر از جماعت معززین اور اعلیٰ حکام کی آمد
۔ سیرالیون کے وزراء اور گیمبیا کے گورنر جنرل کے پیغامات

(مرتبہ مکرم مولوی عبدالشکور صاحب)

> اس ملک میں احمدی مبلغین کی آمد سے پہلے ہمارے دل میں کبھی یہ گمان بھی نہ گزر سکتا تھا کہ ایک مسلمان بھی عیسائیت کے خلاف بولنے کی جرأت کرسکتا ہے۔ اکثر مسلمان عیسائیت کی طرف مائل تھے لیکن احمدیت کے آنے سے حالات یکسر تبدیل ہو گئے۔ عیسائیت کو شکست ہونے لگی اور اسلام ہر میدان میں فتح یاب ہوتا چلا گیا۔
> (سیرالیون کے ایک معزز غیر از جماعت دوست کی تقریر)

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کا جلسہ سالانہ ہر سال ماہ دسمبر میں ہوتا ہے لیکن اس دفعہ رمضان المبارک کی وجہ سے اس کے لئے ۴۔ ۵ اور ۶ فروری کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ اس فیصلہ کے فوراً بعد ہی تمام احمدی جماعتوں کو خطوط کے ذریعہ مقررہ تاریخوں کی اطلاع دی گئی۔ غیر احمدی احباب کے لئے جلسہ سے ہفتہ عشرہ پیشتر ملک کے بڑے بڑے شہروں میں پوسٹر لگائے گئے۔ قریباً چار صد احباب کو دعوتی خطوط بھیجے۔ ریڈیو اور پریس کے ذریعہ خبر نشر ہوتی رہی۔

جلسہ حسب سابق بو میں ہوا۔ رہائش و طعام کا انتظام جماعت بو کے ذمہ ہوتا ہے مگر اس سال چونکہ کثرت سے غیر از جماعت پیراماؤنٹ چیفس اور معزز احباب بھی آئے تھے۔ اس لئے انکی رہائش وغیرہ کے لئے خاص انتظام کیا گیا۔ جلسہ کے انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تمام پاکستانی اساتذہ۔ مبلغین اور مقامی مبلغین نے اپنی اپنی ذمہ داری کو بہ احسن سرانجام دیا۔

۳ فروری کو صبح سے لیکر شام تک مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ متعدد غیر از جماعت احباب بھی شریک جلسہ ہوئے اس تقریب میں ملک کی تقریباً یکصد پچاس احمدی جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی ان کے علاوہ سات پیراماؤنٹ چیفوں، پارلیمنٹ کے ممبروں۔ گورنمنٹ کے بڑے افسروں اور بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ احباب بھی جلسہ میں تشریف لائے۔ بعض دوست جو شریک جلسہ نہ ہوسکے انہوں نے اپنے پیغامات بھجوا کر اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ سرفہرست جناب سر البرٹ مارگائی وزیر اعظم سیرالیون ہیں جنہوں نے حاضرین جلسہ کو پیغام پہنچایا۔ اور بذریعہ تار بھی معذرت کرتے ہوئے احباب سے دعا کی درخواست کی۔ اسی طرح ایک اور مرکزی وزیر آنریبل جناب احمد ووری وزیر داخلہ اور مسٹر صالح یوسف وزیر تعلیم نے بھی پیغام بھجوائے کہ وہ بعض مجبوریوں کی بناء پر اس روحانی اجتماع کی برکات سے محروم ہو رہے ہیں۔

جلسہ پروگرام کے مطابق دس بجے صبح شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض ایک معزز مہمان پیراماؤنٹ چیف جناب وانڈی ڈاسلما نے ادا کئے۔ مکرم امیر صاحب کی افتتاحی تقریر سے قبل خاکسار نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ افتتاحی تقریر میں آپ نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور مختصر طور پر اس اجتماع کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور پھر بتایا کہ ہمارا پروگرام بہت بڑا ہے ہمیں زیادہ مساجد۔ زیادہ سکولوں۔ زیادہ مبلغین اور مزید ہسپتالوں کی ضرورت ہے۔ یہ سب کام مستقل قربانیوں اور تکالیف کا مطالبہ چاہتے ہیں اس لئے آؤ ہم اس موقعہ پر عہد کریں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ اس تحریک کو ہم سب اپنا لائحہ عمل بنائیں گے۔

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے مکرم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام میں مکرم وکیل التبشیر صاحب نے جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی اور احباب کو نصیحت فرمائی کہ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہمارے جلسہ کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ اس مقصد کا حصول کامل فرمانبرداری اور اطاعت کے بغیر ممکن نہیں۔ اس تاریک دنیا کو منور کرنے کا کام ہماری جماعت کے سپرد ہوا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان کام ہے جس کے لئے ہمیں سر توڑ کوشش کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے متعدد پیغامات میں سے گورنر جنرل گیمبیا کا پیغام سنایا جس میں انہوں نے جماعت کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے سب احباب سے دعا کی درخواست کی۔

اس کے بعد ایک مقامی مبلغ مکرم ابراہیم صاحب نے اسلامی اخوت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور احباب کو اس زمانہ میں اسلامی اخوت قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ تیسری تقریر مکرم محمود کوجو کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا "اسلامی سکولوں میں دینی تعلیم"

اس تقریر پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔ جناب صدر نے مختصر طور پر بتایا کہ میرے نزدیک جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راز دو باتوں میں ہے۔ ایک تو خدا تعالیٰ پر پختہ ایمان۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور دوم سادہ زندگی۔ ان دو باتوں میں اس جماعت نے کمال پیدا کیا ہے۔ اس وجہ سے میرے دل میں اس جماعت کی بہت عزت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو اور بھی ترقیات سے نوازے۔

دوسرا اجلاس نماز جمعہ کے فوراً بعد تین بجے شروع ہوا۔ دوسرے اجلاس کی صدارت کے فرائض آنریبل جناب ابوبلیا پیراماؤنٹ چیف بونتھ نے ادا کئے۔ مکرم امیر صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز کیا جس کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن نے "اسلامی تاریخ کا ایک ورق" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے نہایت عمدہ پیرائے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں سے بے مثال سلوک کو واضح فرمایا۔

دوسری تقریر پیراماؤنٹ چیف ڈی۔ وی۔ کالوں کی تھی جس کا عنوان "احمدیت ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے" تھا۔ صاحب موصوف نے فرمایا ہمیں صحیح احمدی بننے کے لئے قرآن کریم کے تمام احکامات کو ماننا چاہیئے۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ تعلیم کی طرف ہر احمدی کو خاص توجہ دینی چاہیئے تاکہ وہ علم حاصل کرے۔ دوسروں کو اس علم سے فائدہ پہنچائے۔ پھر سادگی اور انکساری ہر احمدی کا شعار ہونا چاہیئے۔

آپ کی تقریر کے اختتام پر مکرم صدر صاحب نے فاضل مقرر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک اسلام کا سوال ہے وہ تو تین چار صدیوں سے سیرالیون میں موجود ہے مگر احمدی مبلغین نے آکر یہاں کے مسلمانوں میں دوبارہ زندگی کی روح پھونک دی ہے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر ایک معزز غیر از جماعت دوست الفا آدم کی تھی احمدیت کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ "ابھی تک مجھے وہ دن خوب یاد ہے کہ جب سب سے پہلے احمدی مبلغین اس ملک میں تشریف لائے۔ اب ان دنوں کو گزرے قریباً چوالیس برس ہو چکے ہیں۔ اُن کی دو تقاریر بھی مجھے ابھی تک یاد ہیں جن میں بائیبل کے حوالہ جات انہوں نے اس طرح پیش کئے کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بائیبل کے حافظ ہیں۔ انہوں نے بہت تکالیف برداشت کرکے اپنے کام کو جاری رکھا جس کے نتیجہ میں آج احمدیت کو تمام ملک میں عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے ہمیں خوب معلوم ہے کہ احمدی مبلغین محض اسلام کو قائم کرنے کی خاطر دنیا میں نکلے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ان کے ساتھ تعاون کرکے ان کا ہاتھ بٹائیں تاکہ اسلام جلد ترقی کرے اور جلد اسے غلبہ نصیب ہو۔ جس کام کا بیڑا احمدی مبلغین نے اُٹھایا ہے ہم ان کی محنت اور سعی پر بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں۔" اس تقریر کے بعد اجلاس برخواست ہوگیا۔

اگلے روز پانچ فروری کی صبح دس بجے پہلا اجلاس پیراماؤنٹ چیف جے۔ بی۔ گیگباڈ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی جو کہ گیمبیا مشن کے انچارج ہیں۔ محترم امیر صاحب کی دعوت پر ہمارے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے لئے آئے تھے۔ اس اجلاس میں سب سے پہلے انہوں نے گیمبیا کی جماعت کے احمدیوں کے محبت بھرے جذبات کا تذکرہ کرتے ہوئے اُن سب کی طرف سے حاضرین کو السلام علیکم پہنچایا۔ پھر اپنی مختصر تقریر میں آپ نے بتایا

کہ گیمبیا میں احمدیت کا بیج سیرالیون کے ذریعہ بویا گیا تھا۔ یہاں سے جب ایک بچی تعلیم حاصل کرکے گیمبیا واپس گئی تو اپنے ہمراہ نماز مترجم اور بعض احمدیہ پمفلٹس لے گئی۔ آپ نے بتایا کہ اگرچہ گیمبیا مشن نیا ہے مگر احمدی افراد کی تعداد خدا کے فضل سے متواتر بڑھتی جا رہی ہے۔ اگرچہ مخالفت بھی ہے مگر اس کے باوجود احمدیت بہت ترقی کر رہی ہے۔ مکرم الحاج سنگھاٹے جو ملک کے گورنر جنرل مقرر ہوئے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ مخلص احمدی ہیں بلکہ جماعتِ احمدیہ کے پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالٰے انہیں بہتر رنگ میں ملک کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دوسری تقریر خاکسار کی تھی جس کا عنوان "اسلام میں نظامِ خلافت" تھا۔ قرآن اور احادیث کی روشنی میں احباب پر خلافت کی اہمیت واضح کی۔

ازاں بعد مکرم ایم۔ کے۔ بونگے نے "سیرالیون میں اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ قریبًا ایک ہزار سال تک اسلام اس خطۂ زمین تک نہ پہنچ سکا جس کی بڑی وجہ صحرائے اعظم کا حائل ہونا تھا۔ اس بات پر صرف چار صدیاں گزری ہیں جب اسلام سیرالیون میں آیا اور اُس وقت یہ عربوں کے ذریعہ یہاں نہیں پہنچا بلکہ پڑوسی ممالک کے بعض قبائل جن میں خاص طور پر فولا اور مینڈنگو قبائل کے لوگ اسے سیرالیون میں لانے کا ذریعہ بنے۔ جن سے شروع میں بعض چیفوں نے اسلام قبول کیا۔ اور آہستہ آہستہ اسلام پھیل گیا۔ اسکے فوراً بعد ہی عیسائیت پھیلنا شروع ہوگئی اور اسلام میں ایک حد تک کمزوری آ گئی۔ یہاں تک کہ عرصہ چالیس سال قبل احمدیت کے ذریعے اسلام کے پاؤں دوبارہ مضبوط ہوگئے۔ اس تقریر کے بعد مکرم پیراماونٹ چیف این۔ کے۔ گامنگا نے بحیثیت صدر جماعت احمدیہ سیرالیون احباب کو نصائح کرتے ہوئے انہیں اپنے مقام کو پہچاننے کی تلقین فرمائی اور تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے دعا کی درخواست کی۔ نیز احباب میں چندہ جات کی تحریک کی۔

اسی روز دوسرا اجلاس تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا جس کی صدارت کے فرائض مکرم پیراماونٹ چیف این۔ کے۔ گامنگا چیئرمین میروڈلوس مارکیٹنگ بورڈ نے ادا کئے۔ مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت سے کارروائی کا آغاز فرمایا۔ بعدہٗ مکرم مبارک احمد صاحب نذیر

نے "کیا عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے؟" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

ان کے بعد ایک غیر از جماعت معزز دوست عبداللہ بیٹ نے سیرالیون میں احمدیت کی آمد کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے وہ وقت خوب یاد ہے کہ جب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ مرحوم کا مبارک قدم سرزمینِ سیرالیون میں پڑا۔ اس وقت یہ اندازہ لگانا محال امر تھا کہ ایک دن احمدیت یہاں پر اتنی مضبوط ہوجائیگی انہوں نے بتایا کہ مولانا نیرؓ صاحب مرحوم کے ساتھ ان کے دوستانہ مراسم ہوگئے مگر ان کا قیام بہت عارضی تھا تاہم وہ احمدیت کا بیج لے کر آئے جن کے بعد مکرم فضل الرحمٰن صاحب حکیم مرحوم نے اس بیج کی آبیاری کی مگر اس ملک میں مکرم الحاج نذیر احمد صاحب علی مرحوم کی یاد ہمیشہ زندہ رہے گی۔ کیونکہ وہی پہلے مبلّغ ہیں جنہوں نے یہاں پر مستقل قیام کیا۔ انہوں نے احمدیت کی خاطر بہت مصائب و مشکلات برداشت کیں۔ حتیٰ کہ اس کی خاطر اپنی جان بھی اس ملک میں قربان کرکے تبلیغ کے میدان میں شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔ ان احمدی مبلّغین نے یہاں آکر عیسائیت کو للکارا اور انہیں دلائل کے میدان میں شکستِ فاش دی۔ اس سے قبل ہمارے دل میں کبھی وہم بھی نہ گزر سکتا تھا کہ عیسائیت کے خلاف کوئی مسلمان بھی بولنے کی جرأت رکھتا ہے مسلمانوں میں سے اکثر عیسائیت کی طرف مائل ہوتے جا رہے تھے یہاں تک کہ احمدی مبلّغین کی آمد سے حالات میں تبدیلی ہوئی اور عیسائیت کو شکست ہونے لگی اور اسلام ہر میدان میں کامیاب ہوتا چلا گیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالٰے اس جماعت کو زیادہ سے زیادہ قوت اور طاقت عطا فرماوے تاکہ جلد از جلد اسلام کی برتری دوسرے ادیان پر ثابت ہو۔

تیسری تقریر سجاد حیدر صاحب ٹیچر احمدیہ سکول نے کی جن کا موضوع "مسئلہ کفارہ" تھا۔

آپ کی تقریر کے دوران آنریبل جناب مصطفٰے اسنوسی صاحب (سابق نائب وزیر اعظم سیرالیون) تشریف لائے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ اگرچہ بظاہر میرے اس دفعہ جلسہ میں شریک ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی مگر میری شدید خواہش اور آپ لوگوں کی کشش مجھے یہاں لے آئی ہے۔

انہوں نے حاضرین سے کہا کہ نائیجیریا میں ہونیوالے بھیانک حالات سے ہمارے دل زخم خوردہ ہیں۔ آنریبل سر احمد وبیلو اور سر ابوبکر تفاوا بلیوا دونوں نہایت سنجیدہ اور دردمند مسلمان تھے۔ ہمیں ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اُسی وقت اجتماعی دعا کی گئی۔ جس پر یہ اجلاس برخواست ہوا۔

۶ر فروری کو پہلا اجلاس آنریبل مصطفٰے سنوسی صاحب کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب ابوبکر نکل جو ایک غیر از جماعت دوست ہیں نے تقریر فرمائی۔ انہوں نے احمدیت کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہاں پر آنے والے پہلے مبلّغین نے بہت سے مصائب برداشت کئے مگر انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے ان کا مقابلہ کیا۔ شروع میں مبلّغین صرف فری ٹاؤن میں قیام کرتے تھے مگر بعد میں انہوں نے تبلیغ کو وسعت دینے کے لئے تمام ملک میں مبلّغین کا جال پھیلا دیا جو یہاں سے لوگوں کی دینی اور تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اس تقریر کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو نے سیکنڈری تعلیم کی اہمیت پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قرونِ اولیٰ میں مسلمانوں نے علوم و فنون میں بہت ترقی کی جس کی وجہ سے وہ ترقی کی راہ پر گامزن رہے مگر اس زمانہ میں مسلمانوں کے انحطاط کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ انہوں نے علوم و فنون سے بے توجہگی برتی جس کے نتیجہ میں وہ معاشرہ میں بھی گر گئے اور ان کی مزید علمی ترقیاں بھی رک گئیں۔ آپ نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہمیں اپنے آباؤ اجداد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بیدار ہونا چاہیئے اور ان سب علوم میں نام پیدا کرنا چاہیئے اگر مسلمان اس طرف فوری توجہ دیں تو یقینِ کامل سے کہہ سکتا ہوں کہ بہت جلد ایک عظیم انقلاب لا سکتے ہیں آپ کی یہ تقریر قریبًا پون گھنٹہ جاری رہی۔

صاحبِ صدر نے مکرم میاں صاحب موصوف کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کی یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ اپنے آپ کو تعلیم میں کمتر خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ تمام علوم کی ابتداء مسلمانوں سے ہوئی تھی اور آج بھی خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا ہے کہ مسلمان خدا کے فضل سے علوم میں کسی سے کم نہیں۔ چنانچہ آپ نے جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اسلام کے اس مایہ ناز فرزند پر فخر ہے کہ اللہ تعالٰے نے انہیں بین الاقوامی عدالت کے جج ہونے کا موقع عطا فرمایا ہے۔

تیسری تقریر مکرم محمد اسمٰعیل وسیم صاحب ٹیچر سیکنڈری سکول بو نے کی جن کی تقریر کا عنوان "ہماری عورتوں کی تنظیم" تھا۔ جماعت کے احباب نے آپکی تقریر کو بہت پسند کیا۔ آپ نے بتایا کہ قرونِ اولیٰ میں بھی عورتیں اپنے دائرے میں رہ کر اسلام کی خدمات بجا لاتی رہی ہیں اور اب بھی حضرت مصلح موعودؓ نے عورتوں کی تنظیم قائم فرمائی جسے لجنہ اماء اللہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس تنظیم کی کامیابی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ احمدی عورتوں نے محض اپنے چندوں سے یورپ میں ہیگ (ہالینڈ) کی مسجد تعمیر کی اور اب ڈنمارک کی مسجد کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر چوہدری نامر احمد صاحب نے کی۔ ان کا موضوع "اسلام میں روزہ" تھا۔ انہوں نے روزہ کی حکمت اور اسکے طبی اور روحانی فوائد بیان کئے۔ ان کی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے آنریبل مصطفٰے اسنوسی (سابق نائب وزیر اعظم سیرالیون) کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے آپکی درخواست پر صدارت کے فرائض سرانجام دینے قبول فرمائے اور اسکے بعد اجلاس ختم ہوا۔

آخری اجلاس مکرم پیراماونٹ چیف دی۔ وی۔ کالون کی زیرِ صدارت ہوا۔ مولوی نظام الدین صاحب مہمان نے تلاوت قرآن پاک کی جسکے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نذیر نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعودؑ کے قصیدہ سے اشعار پڑھ کر سنائے اور بعد میں مکرم امیر صاحب نے سائنس اور قرآن کے موضوع پر پُرازمعلومات تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ موجودہ ایجادات اور سائنسی انکشافات سب قرآن کریم کی صداقت کا زندہ ثبوت ہیں۔ آپ نے موجودہ نظامِ شمسی و قمری، موسموں کا تغیر و تبدل، زمین کی حرکت اجرامِ فلکی میں زندگی کے اثرات اور تخلیقِ کائنات پر بحث کی اور بتایا کہ جو نظریہ قرآن نے پیش کیا تھا دنیا کے سائنسدان اسکی تصدیق کر چکے ہیں اور یہ قرآن کریم کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے۔

جنابِ صدر جناب دی۔ وی۔ کالون صاحب جو ایک نہایت مخلص احمدی دوست ہیں نے مکرم امیر صاحب کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا پختہ یقین ہے کہ تختۂ زمین پر قرآن پاک سے بڑھکر کوئی کتاب نہیں اور آنحضرتؐ سے بڑھکر کوئی رسولؐ نہیں۔ جو کوئی اس عظیم الشان رسولؐ کی پیروی میں اس کتاب کے احکامات کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالتا ہے وہ مہبطِ انوارِ الٰہی ہو جاتا ہے۔ دوسری تقریر احمدیہ سکول بو کے ایک سینئر طالب علم مکرم مصطفٰے ابنگورا کی تھی جن کا موضوع تھا "آنحضرتؐ کی مقدس زندگی کا ایک ورق" انہوں نے اس موقع پر فتح مکہ کے واقعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آنحضرتؐ نے معافی اور درگزر کی وہ مثال قائم کی ہے جسکی نظیر تاریخ ہمیشہ ہمیش کیلئے لانے سے قاصر رہیگی۔ اس تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی۔ تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے اجتماعی دعا کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

جلسہ کے دنوں میں باقاعدگی کے ساتھ باجماعت نمازِ تہجد جلسہ گاہ میں ادا کی جاتی رہی جس میں تقریبًا سب احباب شریک ہوتے رہے۔ نمازِ فجر کے بعد روزانہ دو تین مقررین کو اپنے قبولِ احمدیت کے واقعات بیان کرنے کا وقت دیا جاتا رہا اسکے علاوہ جلسہ کے دنوں میں دو دفعہ نمازِ عشاء کے بعد احباب جماعت کو مکرم نواب منشر صاحب کے دورۂ سیرالیون کی فلم دکھائی گئی۔ جلسہ کے درمیانی روز وسیع پیمانہ پر ایک دعوت کا انتظام کیا گیا۔ اس میں جماعت کے معززین، گورنمنٹ کے آفیسر پیراماونٹ چیف اور تعلیم یافتہ طبقہ کے کم و بیش یکصد افراد مدعو تھے۔ یہ دعوت نہایت خوشکن ماحول میں انجام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل ہے کہ ہمارا یہ روحانی اجتماع جماعتِ احمدیہ کی روایات کے مطابق نہایت کامیابی کیساتھ ختم ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ اسکے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

ڈھاکہ میں یوم مصلح موعود کی تقریب

محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ایمان افروز تقریر

مورخہ ۲۰ فروری بروز اتوار بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم جناب محمود الحسن صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ جلسہ یوم مصلح موعود بفضلہ تعالیٰ نہایت خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس بابرکت جلسے میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ جو ۱۹ فروری کی شام کو لاہور سے ڈھاکہ تشریف لائے تھے، نے بھی شمولیت فرما کر روح پرور خطاب فرمایا۔

دار التبلیغ کے وسیع کمپاؤنڈ میں مسجد کے سامنے شامیانوں کے نیچے سٹیج اور کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی سمیع الرحمٰن صاحب نے کی جس کے بعد شیخ ظفر احمد صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت، اس کا پس منظر، الہامی الفاظ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے وجود باوجود میں مصلح موعود کی تعیین کے پہلوؤں پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم مصطفیٰ علی صاحب جنرل سیکرٹری ایسٹ پاکستان انجمن احمدیہ نے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان کارناموں میں سے بعض کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ بعدہ صاحب صدر کی درخواست پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے حاضرین جلسہ سے جن میں پریس کے نمائندے، بہت سے غیر از جماعت احباب اور ڈھاکہ، اتیج گاؤں اور نرائن گنج کے احباب جماعت موجود تھے خطاب فرمایا۔ محترم چوہدری صاحب موصوف نے پیشگوئی مصلح موعود کو صرف ایک اہم پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان محیر العقول معجزہ و نشانِ آسمانی قرار دیتے ہوئے بتایا کہ اس کے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں پہلو ہیں۔ جن کو آئندہ مورخ کئی ضخیم جلدوں میں بالتفصیل قلمبند کریں گے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں پیشگوئی مصلح موعود کے ہتم بالشان ظہور کو نہایت مدلل اور دلنشین طور پر ثابت کرتے ہوئے ضمنی طور پر غیر مبائعین کے اس شبہ کا بھی ازالہ فرمایا کہ مصلح موعود بزعم ان کے صدیوں کے بعد پیدا ہونے والا ہے۔ علاوہ ازیں حضور رضی اللہ عنہ کی زندگی میں آپ کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے ان گنت نشانات میں سے دو ایسے ایمان افروز نشان جن میں چوہدری صاحب موصوف عینی شاہد اور ان کی برکت و فیض سے حصہ دار ہوئے ہیں۔ بیان کر کے حضور کے وجود میں پیشگوئی کے الفاظ "مظہر الحق والعلاء" اور "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" کا پورا ہونا ثابت کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے جنگ عظیم ثانی میں انگریزوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشگوئی کے عین مطابق امریکہ کی طرف سے کثیر تعداد میں ہوائی جہازوں کی امداد اور ریلوے حادثہ گھمبیر میں آپ کا معجزانہ طور پر محفوظ رہنا جس کی تفصیل حضور رضی اللہ عنہ نے آپ کو قبل از وقت باعلام الٰہی رؤیا کی بناء پر بتائی تھی۔ نہایت موثر پیرایہ میں بیان فرمایا جو حاضرین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔ بالآخر آپ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نشانِ رحمت کے ذریعہ سینکڑوں نہیں ہزاروں نشانات جماعت کو دکھائے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہو اور تعلق باللہ میں وہ اس قدر ترقی کریں کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہمیشہ ظاہر ہوتے چلے جائیں جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ اپنی اس ذمہ داری سے جو دنیا سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کو منوانے اور انسانوں کا کامل تعلق پیدا کرنے کے لئے اس پر عائد کی گئی ہے۔ عہدہ برآ ہو سکے۔ آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ ہم میں سے ہر ایک کو اس عظیم ذمہ داری کی ادائیگی میں بڑی سرگرمی اور فکر مندی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ نیز آپ نے اپنے اس احساس کا بھی ذکر فرمایا کہ وہ وقت دور نہیں کہ دنیا ایک روحانی انقلاب سے ہمکنار ہونے والی ہے۔ جماعت احمدیہ پر اس سلسلے میں بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف کی بصیرت افروز تقریر کے بعد صاحبِ صدر نے جلسے کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ یوم مصلح موعود کے سلسلے میں مسجد احمدیہ اور گیٹ پر بجلی کے قمقموں سے چراغاں بھی کیا گیا۔ اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (خاکسار احمد صادق محمود مربی سلسلہ مقیم ڈھاکہ)

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق

لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام احمدی خواتین کا جلسہ

مؤرخہ ۲۴ فروری بروز جمعرات ۳ بجے شام زیر صدارت محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا جس میں مستورات ربوہ اپنے پیارے آقا سیدنا المصلح الموعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حضور میں محبت و عقیدت کا نذرانہ پیش کرنے کی غرض سے کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔ نہ صرف لجنہ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا بلکہ باہر کی گیلریوں میں بھی خواتین بیٹھی ہوئی تھیں۔

تلاوت قرآن مجید محترمہ رفیہ آزاد صاحبہ ایم اے نے کی۔ اس کے بعد محترمہ استانی میمونہ صاحبہ نے قرآن مجید کی وہ دعائیہ آیات جو ہمارے محسن و مہربان آقا اکثر تلاوت فرمایا کرتے تھے تلاوت کیں۔ بعدہٗ محترمہ زینہ بخاری صاحبہ نے کلام محمود سے حضور رضی اللہ عنہ کی نظم "تیری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم" خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں محترمہ امۃ الودود صاحبہ نے "پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا ظہور" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد امۃ الکریم صاحبہ نے "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے عنوان سے تقریر کی۔ محترمہ ناصرہ پروین نے "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضور اقدس کی قرآن مجید کی خدمت کی وضاحت کی اور بتایا کہ آپ کو قرآن کے مطالب بیان کرنے کا جوش تھا۔ اسی کے نتیجہ میں مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہوتے اور آپ کے ذریعہ الہام "کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوگا" پورا ہو چکا ہے۔

بعد ازاں محترمہ امۃ الکریم صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود پر مزید روشنی ڈالی اس کے بعد محترمہ امتیاز صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں اشعار پڑھ کر سنائے۔ صاحبزادی دردانہ بیگم صاحبہ نے "اس مسیح کی اولاد میں سے بعض روحانی وجود ہوں گے" کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اولاد طیبہ کے متعلق بشارت ہے کہ خلافت اسکے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔ آپ نے نافلۃً لک کی تشریح بھی فرمائی۔

اس کے بعد محترمہ سیارہ حکمت صاحبہ نے "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" کی بہت مؤثر انداز میں وضاحت کی۔

آپ کی تقریر کے بعد محترمہ فرحت افزا صاحبہ نے "مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف وضاحت سے توجہ دلائی۔ اس کے بعد محترمہ امینہ فرحت بیگم صاحبہ نے ایمان افروز تقریر کی۔ جو بے حد دلچسپ اور مؤثر تھی۔ آپ نے حضور کی اسلام کے لئے خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ واقفین سلسلہ اسماعیلی درخت ہے ہماری جماعت کی مستورات کا فرض ہے کہ وہ اس درخت کی دیکھ بھال کریں اور اس کی آبیاری میں کسی قسم کی غفلت سے کام نہ لیں۔ آپ کی تقریر کے بعد محترمہ سیدہ عصمت صاحبہ نے "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے وضاحت سے بتایا کہ زمین کے کناروں تک احمدیہ مشنوں کا قیام اور مساجد کی تعمیر، سکولوں کے اجراء ہو چکے ہیں۔ آپ کی تقریر کے بعد محترمہ نعیمہ درد صاحبہ نے صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی نظم جو آپ نے پیارے آقا حضرت اقدس کی یاد میں کہی تھی سوز و درد میں ڈوبی ہوئی آواز میں پڑھی۔ اس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا پیغام چندہ مسجد ڈنمارک کے متعلق سنایا گیا۔ جس کے بعد محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے اپنے مختصر سے خطاب میں خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا

درخواست دعا

خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب سابق کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ حج بیت اللہ کی ادائیگی کے لئے ۲۰ فروری کو ربوہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ ۷ مارچ تک آپ کراچی ٹھہریں گے۔ جدہ کے لئے ۷ مارچ کو پہلے بحری جہاز پر روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے دیارِ حبیب میں پہنچائے اور خیریت سے واپس لائے (خاکسار محمد اسلم ایاز کارکن صدر انجمن احمدیہ)

تحریک جدید کے سال ۳۲/۲۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی رقم ادا کرنیوالے

(مخلصین)

مکرم میاں محمد اقبال صاحب زرگر	بھاٹی گیٹ لاہور		٠٠	٦٣
مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید صاحب	〃	〃	٥٠	١٠
مکرم مستری حسن دین صاحب	〃	〃	٢٥	٢٢
〃 قاضی منظور احمد صاحب مع	〃	〃	٠٠	٢٧
〃 محمد شریف صاحب معہ بیگم صاحبہ و والدہ صاحبہ مرحومہ و بچگان 〃			٤٧	٣٨
〃 محمد صدیق صاحب شاکر معہ اہلیہ و بچگان 〃		〃	٣٧	٥٣
〃 عبدالمجید صاحب	〃	〃	٥٠	١٠
〃 محمد سلیم صاحب	〃	〃	١٢	١٠
〃 حکیم محمد حنیف صاحب	〃	〃	٥٠	١٠
〃 مرزا صلاح الدین صاحب معہ بیگم صاحبہ 〃		〃	٠٠	١١٥
〃 غلام نبی صاحب لون	〃	〃	٠٠	١٠٠
〃 ریاض احمد صاحب	〃	〃	٠٠	٢٥
〃 ڈاکٹر محمد شفیق صاحب	〃	〃	٠٠	٢٥
〃 غلام نبی صاحب کمپازیٹر	〃	〃	٥٠	١٢
〃 چوہدری خدا بخش صاحب مرحوم معہ لواحقین	ہانڈو گوجر ضلع لاہور		٢٥	٦٩
مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ صفدر علی صاحب	〃	〃	١٢	١٠
〃 راجن بی بی صاحبہ اہلیہ اختر علی صاحب	〃	〃	٥٠	١٨
مکرم عنایت اللہ صاحب معہ اہل و عیال	〃	〃	٥٠	٥٦
〃 محمد یٰسین صاحب ابن عنایت اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ 〃			٢٥	١٦
مکرم بشیر احمد صاحب	〃	〃	٥٠	١٠
〃 زکیہ سلطانہ	ہانڈو گوجر ضلع لاہور		٥٠	١٠
〃 ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ ظفر علی صاحب	〃	〃	٥٠	١٠
مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب	〃		٠٠	١٢
〃 〃 منظور احمد صاحب	〃		٥٠	١٠
〃 نورالحق صاحب مظہر گنج مغل پورہ لاہور			٠٠	١٠
〃 اللہ دتہ صاحب	〃	〃	٠٠	١٠
〃 چوہدری محمود احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ			٥٠	٣٣
مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری حفیظ احمد صاحب	〃		٠٠	١٠
〃 اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب گوندل معہ بزرگان و بچگان			٠٠	٣٣
〃 ہمشیرہ صاحبہ چوہدری غلام رسول صاحب منجانب خود و آنحضرت صلعم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام			٥٠	٣١
مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے سنت نگر	لاہور معہ لواحقین		٥٠	٧٠
〃 شیخ احمد حسن صاحب	〃	〃	٠٠	١٢
〃 ملک محمد خاں صاحب	〃	〃	٠٠	١٨
مکرمہ ثریا عمان صاحبہ	〃	〃	٥٠	١٠
مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب	〃	〃	٠٠	٣٢
〃 کرنل عطاء اللہ خاں صاحب	〃	〃	—	٤٣٥
〃 ملک عطاء الرحمٰن صاحب	〃	〃	٠٠	١٨
〃 سلیم احمد صاحب	〃	〃	—	٤٠
〃 چوہدری حبیب اللہ صاحب	شیخوپورہ شہر		٠٠	٣٣
〃 ناصر احمد صاحب عباسی	〃		٠٠	١٥
〃 شیخ جلال الدین صاحب	〃		٢٥	١١
مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مقبول احمد صاحب 〃			—	٦٠
مکرم قریشی محمد سلیم صاحب	شیخوپورہ شہر		٠٠	٥٠

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان ضروری یاددہانی

الفضل ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء کے صفحہ ۵ پر مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت جماعتوں سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ تمام جماعتیں پردہ خواتین کے متعلق رپورٹ بھجوائیں۔ صدر انجمن کا ریزولیوشن اس بارہ میں یہ تھا۔

"واضح طور پر رپورٹ کی جائے۔ کہ کوئی باتنخواہ یا آنریری کارکن سلسلہ ایسا تو نہیں۔ جس کی بچی یا بچیاں بے پردہ ہوں"

اس سلسلہ میں ۱۰ مارچ تک جماعتیں رپورٹ بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

(۱) نصاب برائے "مبتدی" — کل نمبر ۱۰۰

۱۔ قرآن کریم ۔ پہلا پارہ

۲۔ حدیث شریف ۔ نبراس المومنین

۳۔ کتب سلسلہ ۔ ۱۔ کشتی نوح ۲۔ احمدیت کا پیغام

۳۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۲) نصاب برائے "معتقد" — کل نمبر ۱۰۰

۱۔ قرآن کریم: از سورۃ فاتحہ تا آخر آل عمران

۲۔ حدیث شریف: احادیث الاخلاق از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف

۳۔ کتب سلسلہ: ۱۔ فتح اسلام ۲۔ سبز اشتہار ۳۔ ایک غلطی کا ازالہ

۴۔ الوصیت : ۵۔ دعوۃ الامیر

۶۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہر خادم کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ ان امتحانات میں باری باری شریک ہو۔ یہ دونوں امتحان ستمبر ۱۹۶۶ء کے آخری عشرہ میں ہوں گے۔ معین تاریخ کا بعد میں اعلان کر دیا جائیگا۔ قائدین کرام کو چاہیئے کہ وہ خود بھی ان امتحانات میں شریک ہوں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو بھی ان میں شامل فرمائیں جن خدام نے گذشتہ سال "مبتدی" کا امتحان دیا تھا ان کے نتائج عنقریب ان کی مجالس کو بھجوا دیئے جائیں گے۔ اور اسناد سالانہ اجتماع کے موقع پر دی جائیں گی۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

امتحانات میں سب بچوں کو شریک کریں

۱۔ امتحانات کے پرچوں کا مطالبہ ۱۵ اپریل تک بھجوادیں۔ تاکہ بروقت امتحانی پرچے بھجوائے جاسکیں۔

۱۹۶۳ء میں صرف ۹۰ مجالس میں ۱۹۶۴ء میں ۱۰۷ مجالس اور ۱۹۶۵ء میں ۷۴ مجالس امتحان میں شریک ہوئیں۔ یہ جائزہ ہمیں فکر مند کر رہا ہے۔ کہ اب ہزار جماعتوں میں سے صرف بمشکل ڈیڑھ سو جماعتوں کے بچے ابتک ان امتحانات میں شریک ہوسکے ہیں۔ آئندہ کوشش کی جائے کہ اس سستی کا اعادہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ بچوں کو ان امتحانات میں شرکت کی توفیق دے۔ آمین (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کیلئے خوشخبری

تشحیذ الاذہان بچوں کا رسالہ ہے اور حضور پر نور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی یادگار ہے۔ اس کی خریداری کو بڑھانا ہمارا فرض ہے۔ شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے آپ کی مدد کرتے ہوئے ایک قیمتی موقعہ فراہم کر دیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

جو مجالس اطفال الاحمدیہ پہلے کبھی رسالہ کی خریدار نہیں تھیں صرف تین روپے کے بدل اشتراک پر اور جو اطفال پہلے کبھی اس رسالہ کے خریدار نہیں تھے صرف چار روپے کے بدل اشتراک پر قائدین کرام کی وساطت سے مطلع کرنے اور قیمت نقد ادا کر دینے کے بعد رسالہ جاری کرنے کے مستحق قرار دئے جائینگے۔ اور ان کے نام سال بھر کے لئے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کر دیا جائیگا قائدین کرام مطلع رہیں اور اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری تحریر:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۱۱۷

میں محمد حسین ولد مولا داد قوم منہاس پیشہ ریٹائرڈ مدرس عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن جگو مشرقی ڈاکخانہ دولت پور ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت گروی خرید کردہ رقبہ ڈیڑھ کنال مالیت ۲۰۰ روپے ۱/۲ ۳ کنال رقبہ خرید کردہ بحصہ مالیت ۱۲۵/ روپے اسپیا ری کا جائے مبلغ ۲۵/۰ روپے ۵۔ خرید کردہ ہیں اور ۲۰۰ روپے میرے پاس نقد موجود ہے کل مالیت جائداد پانچ صد پچاس روپے میری ملکیت ہے۔ مندرجہ بالا کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور منہ کردہ ما حیثیت کا ۱/۱۰ حصہ بعد منظوری وصیت زندگی میں یکمشت ادا کر دوں گا اس وقت کل مندرجہ جائداد کی موجودہ مالیت ۵۵۰/ روپے ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمدنی کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جاوے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ لڑکوں کی آمد پر گزارہ ہے۔ میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا الگ مکان کوئی نہیں۔ بچوں کے ساتھ رہتا ہوں۔ مندرجہ بالا اراضی جو بارانی ہے اس سے جو بھی آمد ہوا کرے گی تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد بقلم خود محمد حسین احمدی سکنہ جگو شرقی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

گواہ شد محمد امدالک وصیت ۱۰۶۰ نقیب مجلس احمدیہ گجرات

گواہ شد:- چوہدری نادر علی انسپکٹر تحریک ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۸۱۱۸

میں مریم صدیقہ زوجہ محمد عبداللہ خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۹ ڈی ماڈل ٹاؤن ڈاکخانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے میری جائداد منقولہ مندرجہ ذیل ہے

۱- میرا حق مہر -/۲۰۰۰ روپے ہے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے

۲- چوڑیاں طلائی ۸ عدد قیمت -/۱۰۰۰ روپے ٹاپس طلائی ایک جوڑی قیمت ۱۵۰/۰ روپے انگوٹھیاں طلائی دو عدد قیمتی -/۱۲۰ روپے آویزے طلائی ایک جوڑا قیمتی -/۲۰۰ روپے

کل مالیتی -/۳۴۷۰ روپے ہیں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی نیز اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کبھی کسی قسم کی آمد ہوئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ - مریم صدیقہ

گواہ شد:- شریف احمد باجوہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت۔ مظفر گڑھ

گواہ شد:- محمد عبداللہ ۲۹ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر ۱۸۱۱۹

میں صاحبزادہ غلام احمد ولد صاحبزادہ سیف الرحمٰن قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بازید خیل ڈاکخانہ بڈھ بیر ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۲۳۵ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

العبد:- صاحبزادہ غلام احمد۔

گواہ شد:- محمد لقمان سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ پشاور

گواہ شد:- کاتب الحروف چوہدری الدین مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پشاور۔

مسل نمبر ۱۸۱۲۰

میں منظور احمد شاہ ولد رشید محمد شاہ قوم قریشی سید پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ بار سفر ڈاکخانہ ملتان شہر ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

۱- میری زرعی جائداد موضع داناواز ضلع شیخوپورہ میں قریباً چھ بیگھ ہے جس کی اندازاً قیمت چھ ہزار روپے ہے جو میں نے ایک غیر مسلم وقف اراضی پر اپنا مکان تعمیر کیا ہوا ہے جس کی ملکیت میرے نام مستقلی نہیں ہے (۲) میرا گزارہ عارضی ملازمت ہے جو فی الحال -/۱۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اپنی تمام جائداد جو میں اپنی زندگی میں پیدا کروں یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی اپنی زندگی میں جس قدر رقم حصہ جائداد سے بعد وصیت میں بیت المال صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دوں وہ میرے حساب سے منہا سمجھی جاوے۔ اپنی آمد کے ۱/۱۰ دیتی ہوں نے کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ کو حسب قواعد ایسی صورت پیش آنے کی دیتا رہوں گا انشاء اللہ۔

میری وفات کے بعد جو جائداد بھی ثابت ہو جس جائداد پر وصیت کی رقم ادا نہ ہو یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- منظور احمد شاہ ولد رشید محمد شاہ

گواہ شد:- عبدالحکیم جمعدار ریونیو ڈسٹرکٹ کالونیز محکمہ ملتان

گواہ شد:- غلام رسول بقلم خود ملتان شہر

اعلان

تمام امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں یہ درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر قابل نکاح لڑکوں اور لڑکیوں کی فہرست ضروری کوائف کے ساتھ دفتر رشتہ ناطہ میں بھجوائیں۔ فہرستوں کے نہ آنے کی وجہ سے ضرورت مند احباب کو رشتوں کے بتانے میں دقت پیدا ہو رہی ہے نیز اپنی اپنی جماعتوں میں سیکرٹری رشتہ ناطہ اپنے کام کی رپورٹ نہیں بھجواتے سو امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کے سیکرٹری رشتہ ناطہ کو تاکید فرمائیں کہ وہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں دفتر رشتہ ناطہ کو بھجواتے رہیں۔

(انچارج شعبہ رشتہ ناطہ۔ ربوہ)

ولادت

مکرم بابو بشارت احمد صاحب اکونٹنٹ شریف ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ٹاہلی پور ولد حاجی میراں بخش صاحب مرحوم صحابی انبالوی کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۲/۲/۶۶ کو بروز جمعرات دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

(محمد بخش کارکن الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

ضروری اعلان

فروری ۱۹۶۶ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنا حساب کمپیوٹ دس مارچ ۶۶ء تک ضرور بھجوائیں۔ ورنہ دفتر مجبوراً ایجنسی کو بلیک لسٹ کر دے گا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ مفید کاموں میں صرف کرو

دوستوں کو زیادہ سے زیادہ آمدنی پیدا کر کے سلسلہ کی مالی حالت کو مضبوط بنانا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ احباب کو سلسلہ کی مالی حالت مضبوط بنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارا اصل بجٹ بجٹ آمد انسانان ہے۔ ایک بڑھنے والی جماعت اپنے اخراجات کے بجٹ کو کسی صورت میں محدود نہیں کر سکتی۔ بہرحال ہم بیج ڈالیں گے تو کھیتی پیدا ہوگی اور اگر بیج نہیں ڈالیں گے تو کھیتی پیدا نہیں ہوگی۔ اگر آپ لوگ یہ ارادہ کریں گے کہ ہر سال آپ زیادہ سے زیادہ کھیتی بوئیں تو ہر سال آپ کو زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر آپ غلہ پیدا کرنے کی بجائے پہلے غلہ کو کھاتے چلے جائیں تو یقیناً ایک دن آپ کا گھر خالی ہو جائے گا۔ پس ہمارے بجٹ کے اعداد و شمار میں زیادہ تعداد ان چیزوں کی ہونی چاہیئے جو آمد بڑھانے والی ہوں اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہماری اصل آمد انسان ہیں۔ پس ہمارے زیادہ تر اخراجات ایسے ہی ہونے چاہئیں جن سے ہماری جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو۔

دوسری بات جس کی طرف میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے اندر یہ روح ہونی چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مفید کاموں میں اپنے اوقات کو صرف کرے میں دیکھتا ہوں کہ اس طرف ہماری جماعت کے دوستوں کی بہت ہی کم توجہ ہے ......

...... ہماری جماعت کا سینکڑوں آدمی اپنی طاقتیں ضائع کر رہا ہے مثلاً زمیندار ہیں۔ پانچ پانچ دس دس ایکڑ زمین ہوتی ہے مگر گھر کے سارے افراد اس زمین کے ساتھ چمٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ فاقے کرتے ہیں تکلیفیں اٹھاتے ہیں مگر زمین چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے حالانکہ اصل طریق یہ ہوتا ہے کہ یا تو کچھ افراد اور پیشے اختیار کر لیں اور زمینداری چھوڑ دیں اور یا پھر وہ زمینداری پر ہی انحصار نہ رکھیں۔ بلکہ ساتھ ساتھ اور کام بھی شروع کر دیں مثلاً سبزی ترکاری بونی شروع کر دیں یا باغ لگا لیں۔ یا پولٹری فارم کھول لیں۔ یا بھیڑ بکریوں کے ریوڑ پال کر آمد بڑھائیں یا بھینسیں رکھ لیں اور ان کا دودھ بیچیں۔ غرض سینکڑوں طریق ہو سکتے ہیں جن سے وہ اپنی آمد بڑھا سکتے ہیں۔ اور درحقیقت انہی طریقوں سے پانچ سات ایکڑ زمین پر گزارہ ہو سکتا ہے ورنہ پانچ سات ایکڑ پر ایک خاندان کا پلنا ناممکن ہوتا ہے۔

دوسرا طریق یہ ہوتا ہے کہ اپنے خاندان میں سے ایک دو کو زمین پر بٹھا دیا جائے اور دوسرے باہر نکل کر محنت مزدوری کریں۔ مگر ہمارے ہاں ایسا نہیں کیا جاتا۔ ہمارے ملک میں تین تین آدمی ایک ایک آدمی کے کام پر لگے رہتے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ دو آدمی اپنی زندگی بے کار ضائع کر دیتے ہیں۔ یورپ میں ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ وہاں گھر کی آمد بڑھانے کا ایک ذریعہ اگر ان کے نزدیک کافی ہوگا تو وہ فوراً دوسری جگہ جا کر کام شروع کر دیں گے اور اس طرح اپنی حالت کو بہتر بنا لیں گے۔"

(الفضل ۱۸ر مئی ۱۹۶۳ء)

ایک پروگرام

حفظل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی سالانہ نمائش کل مورخہ ۳ر مارچ ۱۹۶۶ء بروز جمعرات صبح ۹ بجے سکول میں لگائی جا رہی ہے۔ اشیائے خورد و نوش کے علاوہ ننھے بچوں کی طرف سے تفریحی پروگرام بھی پیش کیا جائیگا جو اہلِ ربوہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ ننھے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے شرکت فرمائیں۔ (ہیڈ مسٹریس)

تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے بغیر پاک بھارت تعلقات معمول پر نہیں آسکتے

چین کی طرف سے برصغیر کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے (صدر ایوب)

راولپنڈی۔ ۲ر مارچ۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ کوئی انصاف پسند آدمی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان اصل جھگڑا جموں و کشمیر کے حق خود ارادیت کا سوال ہے اور اس جھگڑے کو طے کئے بغیر حالات معمول پر نہیں آ سکتے۔ صدر ایوب خان کل شام ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ تقریر نشر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا آج ہی صبح بھارت کا وزارتی وفد اعلان تاشقند کے مطابق بات چیت کے لئے پاکستان پہنچا ہے۔ اس وفد کے ارکان ہمارے نمائندوں کے ساتھ دونوں ملکوں کے باہمی مسائل پر بات چیت کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ ان کی یہ بات چیت کامیاب ہو اور ایسی صورت نکل آئے جس سے پاکستان اور بھارت کا بنیادی جھگڑا انصاف سے طے ہو جائے۔

صدر ایوب نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم دنیا کے تمام ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تعلقات عارضی مفاد یا ہنگامی سیاسی ضرورتوں کی بنا پر ختم نہیں کئے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طرف چین کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات قائم ہیں اور دوسری طرف ہم روس اور امریکہ سے بھی تعلقات استوار رکھنا چاہتے ہیں۔ اور یہ بات باعث اطمینان ہے کہ یہ ملک بھی ہمارے اس نظریہ کو سمجھتے ہیں۔ اور اس کا احترام کرنے لگے ہیں چین کے بارے میں صدر ایوب نے کہا ہمیں اعتبار ہے ہی یہ یقین ہے کہ اس برصغیر کو چین کی طرف سے کسی قسم کی جارحیت کا کوئی خطرہ نہیں ہے بشرطیکہ خود چین کے خلاف کوئی ناجائز قدم نہ اٹھایا جائے۔

صدر ایوب نے اپنی تقریر میں اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ ملک کے اندر اعلان تاشقند کے بارے میں جو شکوک و شبہات اور غلط فہمیاں پائی جاتی تھیں اب آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہیں استعمار کا جذباتی بحران کم ہو رہا ہے اور قومی فکر و عمل میں پھر سے اعتماد اور اتحاد کا جذبہ ابھر رہا ہے صدر نے کہا البتہ جن لوگوں نے ہر بات سے اختلاف کرنا اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے انہیں کی تنقیح

کرتا ہے ہوئے

پاکستان نے مسئلہ کشمیر پر سب سے پہلے غور کرنے کی تجویز پیش کر دی

راولپنڈی میں پاک بھارت کانفرنس شروع ہو گئی

راولپنڈی ۲ر مارچ۔ کل صبح یہاں پاک و بھارت وزارتی کانفرنس شروع ہوئی کہ بھارت دونوں ملکوں کے درمیان بنیادی جھگڑے کشمیر کے تصفیہ کے لئے عملی اقدامات پر غور کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے گا۔

کانفرنس کے پہلے ہی اجلاس میں جو صبح گیارہ بجے شروع ہوا۔ پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے یہ بات واضح کر دی کہ پاکستان برصغیر میں قیام امن کا خواہشمند ہے اور اس سلسلہ میں بھارت کے ساتھ تمام تنازعات کا باعزت اور آبرومندانہ طور پر تصفیہ کرنے پر تیار ہے یہ اجلاس ۴۵ منٹ جاری رہا۔

بھارتی وفد کے قائد سردار سورن سنگھ نے اپنی جوابی تقریر میں یقین دلایا کہ بھارت پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی مخلصانہ خواہش رکھتا ہے اور اعلان تاشقند پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریگا۔ اس سے قبل جب بھارتی وفد راولپنڈی پہنچا تو سردار سورن سنگھ نے اپنے پہلے بیان میں یہ کہا کہ ان کا وفد کانفرنس میں ہر مسئلہ پر غور کرنے کے لئے تیار ہے

کانفرنس اگرچہ امید افزا ماحول میں شروع ہوئی۔ لیکن اس کے شروع ہونے سے قبل سیالکوٹ سیکٹر میں بھارت کی طرف سے فوجوں کی واپسی کے معاہدہ کی خلاف ورزی کا مسئلہ سامنے آ گیا جو کانفرنس کے نتائج پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

کل دونوں ملکوں کے وفود کے درمیان باضابطہ طور پر دو ملاقاتیں ہوئیں۔ ان میں سے پہلی بات چیت افسروں کی سطح پر ہوئی۔ افتتاحی اجلاس صبح گیارہ بجے شروع ہوا اور ۴۵ منٹ جاری رہا اس میں مسٹر بھٹو اور سردار سورن سنگھ نے رسمی تقاریر کیں۔ کانفرنس کا دوسرا اجلاس شام ۵ بجے شروع ہوا۔ اور پونے دو گھنٹے جاری رہا۔

(رشیدہ بخرالی ۴ [illegible])